# عید الأضحی..... چاند سے قربانی تک!

تحریر: جناب محمد اسلم طاہر محمدی۔ لاہور کینٹ

عید الاضحیٰ امت مسلمہ کا دوسرا بڑا ملی تہوار ہے اور یہ ہزاروں سال پہلے ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ کے جذبہ ایثار کی یادگار بھی ہے۔ اور ہمارے نبی پیغمبر آخر الزمان حضرت محمد ﷺ کی سنتِ موکدہ بھی ہے۔ جس پر آپ ﷺ تواتر سے عمل پیرا رہے۔ آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ ''جو آسودہ حال ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔'' (سنن ابن ماجہ)

ذوالحجہ کا چاند نظر آنے سے قربانی کا جانور ذبح کرنے اور پھر گوشت تقسیم کرنے تک ایک مسلمان کیلئے کرنے کے کچھ اہم کام ہوتے ہیں مگر دیکھا گیا ہے عام وخاص اکثر اچھے بھلے صاحب علم لوگ بھی لاپرواہی برتتے ہوئے انہیں لائق توجہ نہیں جانتے۔ آج ہم یہاں انہی امور کو درج کرنے کی کوشش کریں گے جو سنت رسولؐ سے ثابت ہیں۔ امید ہے کہ ہر خاص وعام ان امور کو پیش نظر رکھیں گے اور انھیں نظر انداز کرنے سے گریز کریں گے۔ یہ یاد رکھنے کی باتیں ہیں جن کو اپنانے سے دل میں قربانی کا جذبہ موجزن اور سنت کا جذبہ فزوں تر ہوتا ہے۔

## تکبیرات

ذوالحجہ کا چاند نظر آتے ہی دعاء مسنون کے بعد ذکر الٰہی کا کثرت سے آغاز کر دینا چاہیے، چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، متواتر، ہوسکے تو ذرا بلند آواز سے تکبیرات پکارنی چاہیے۔ ذوالحجہ کے پہلے دس دن بہت قیمتی ہیں ان کی عظمت وجلالت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ اللہ رب العزت نے ان دنوں کی قسم کھائی ہے اور ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ ''تم اپنی عیدوں کو تکبیرات کے ساتھ مزین کرو۔'' تکبیرات کے الفاظ حدیث کی کتابوں میں مختلف آئے ہیں۔ آپ ان میں سے کوئی سے الفاظ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (اللہ اکبر، اللہ اکبر، لاالٰہ الااللہ و اللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد)

## حجامت اور ناخن

جو مسلمان قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ ذوالحجہ کا چاند نظر آتے ہی اپنے جسم کے کسی حصہ کے

بال اور ہاتھ، پاؤں کے ناخن اتارنے سے اجتناب کرے۔ عام طور پر لوگوں میں یہ جو مشہور ہے کہ جو قربانی دینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ عشرہ ذوالحجہ میں بال اور ناخن تراشنے سے باز رہے تو اسے قربانی کے ثواب کے برابر ثواب مل جائے گا۔ یہ روایت محدثین کے نزدیک سنداً نہایت ضعیف ہے۔ حجامت وغیرہ کی پابندی فقط اس شخص کیلئے ہے جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اور وہ جانور قربان کرنے کے بعد اپنی حجامت اور ناخن بنائے گا۔

## یوم عرفہ

یعنی نو ذوالحجہ، اس دن کا روزہ رکھنا بہت فضائل و برکات کا حامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ خود بھی یہ روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ”عرفے کے دن روزہ رکھنے سے، مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ گذشتہ اور آئندہ (دوسالوں) کے گناہ معاف فرمادے گا۔“ (ترمذی شریف)۔ اس دن کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اس دن یعنی یوم عرفہ کو دین اسلام مکمل کر کے اللہ رب العالمین نے اہل اسلام پر اپنی نعمت کو پورا فرمایا۔

## یوم النحر

یعنی قربانی کا دن، دس ذوالحجہ عیدالاضحیٰ کا دن بھی بارگاہ الٰہی میں اپنا ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کو مسلمان موحد کا جو عمل سب سے زیادہ محبوب ہے وہ ہے اس کی رضامندی حاصل کرنے کی غرض سے اپنے جانور کا خون بہانا، جس کا قطرہ خون ابھی زمین پر گرتا نہیں کہ صاحب قربانی کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں لیکن کامل ثواب پانے کیلئے جانور قربان کرنے سے پہلے بھی کرنے کے کچھ ضروری اور اہم کام ہیں جن کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

(۱) عیدالاضحیٰ کے دن عیدالفطر کے برعکس کچھ کھائے بغیر جائے اور نماز عید ادا کر لینے کے بعد گھر آ کر، اگر ہو سکے تو اپنی قربانی کا گوشت کھائے۔ یہ مسنون طریقہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے ذبیحہ کی پکی ہوئی کلیجی تناول فرماتے تھے بہرحال اس کے علاوہ بھی آپ کچھ کھا سکتے ہیں۔

(۲) عیدین میں چونکہ خطبہ بعد میں پڑھنا سنت ہے اسے ضرور اپنی جگہ مؤدب بیٹھ کر سننا چاہیے۔ جو لوگ صرف نماز عید پڑھ کر بھاگنے کی کرتے ہیں وہ مسلمانوں کی اس اجتماعی دعا کے شرف سے محروم رہتے ہیں۔ جس میں شمولیت کی حضورؐ نے بڑی تاکید فرمائی ہے۔

(۳) بعض بھائی ہر کام بہت لاپروائی سے کرتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ نماز ادا کی جا چکی ہوتی ہے اور وہ حضرت۔

بڑی شان بے نیازی سے خراماں خراماں عیدگاہ کی طرف آرہے ہوتے ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب وہ کیا کریں۔ ان کو اس سے متعلق مسئلہ کا پتہ نہیں ہوتا جسکی وجہ سے ایسے لوگ شرم کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتے صرف خطبہ سن کر گھر کی راہ لیتے ہیں۔ ہر بھائی کی بھرپور کوشش یہ ہونی چاہیے کہ وہ وقت مقررہ سے پہلے پہلے عیدگاہ پہنچ جائے اور اگر کوئی بھائی، بہن نماز عید میں شریک ہونے سے رہ جائے تو وہ پھر اپنے طور پر دو رکعت نماز عید پڑھ لے۔

(۴) نماز عید پڑھ کر خطبہ سننے اور دعاء اجتماعی کے بعد بھی کرنے کا ایک کام باقی ہے اور وہ اب مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ مفقود ہوتا جارہا ہے۔ اور وہ ہے ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد کہنا۔ اپنے دوسرے مسلمان بھائی کو مبارک باد کہنے سے نفرت و کدورت دور ہو کر دل میں محبت و موانست کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ جب عید کے دن ملاقات کرتے تو مسنون سلام و مصافحہ کے ساتھ ساتھ زبان سے (تقبل اللہ منا و منک) ''اللہ تعالیٰ ہمارا اور تمہارا عمل قبول فرمائے'' کے الفاظ کہتے تھے۔

## نماز کے بعد قربانی

بعض بھائی بہت جلد باز واقع ہوئے ہیں۔ چونکہ قصاب سے پہلے سے ہی یہ بات طے کر لیتے ہیں کہ ہمیں جلدی فارغ کر دینا، اپنی پھرتیاں دکھاتے ہوئے قصاب صاحب صبح سویرے ہی کیل کانٹوں سے لیس آدھمکتے ہیں۔ ادھر عیدگاہ کی طرف روانہ ہونے کیلئے جناب نے گھر سے باہر قدم رکھا ادھر قصاب صاحب نے جانور کو لٹالیا اور چھری گردن پر پھیر دی۔ صاحب گھر آئے تو بنا سنورا گوشت استقبال کر رہا ہے۔ دیکھ کر خوش ہو گئے کہ چلو ایک الجھن تو ختم ہوئی کام جلدی ہو گیا ہے۔ نہیں بھائی! کام ختم یا جلدی نہیں ہوا بلکہ آپ کے سارے کئے کرائے پر پانی پھر گیا ہے۔

قربانی کے بے پایاں ثواب سے صرف محرومی ہی ہاتھ نہیں آئی، حضور کی نافرمانی بھی ہو گئی ہے۔ جو کسی بھی مسلمان کیلئے برق آسمانی سے کم نہیں ہے۔ شریعت کا ہر کام اپنے وقت اور محل پر ہی جچتا ہے۔ قربانی کے وقت کی ابتداء نماز عید کے بعد ہوتی ہے آنحضرت ﷺ نے نماز عید سے پہلے قربانی کرنے سے سختی سے منع کیا ہے۔ آپ کا ارشاد مبارک اس بارے میں یہ ہے کہ ''بے شک اس دن ہم پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ (نماز عید) ادا کرتے ہیں۔ پھر واپس (عیدگاہ) سے پلٹتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں جس شخص نے ایسے ہی کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا اور جس نے اس (نماز عید) سے پہلے ذبح کیا تو وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کو دیا۔ اس کا قربانی سے کوئی

تعلق نہیں۔'' (بخاری و مسلم)۔اس لئے میرے بھائی اس جلد بازی کی بیماری سے بچنا بہت ضروری ہے۔جلد باز آدمی ویسے بھی خسارے میں ہی رہتا ہے ایسے عجلت پسند آدمی کیلئے ایک حدیث میں حضورﷺ کا یہ بھی حکم ہے کہ'' وہ دوبارہ نیا جانور ذبح کرے۔''

# قربانی کا جانور

نماز ادا کر کے عید گاہ سے آپ اپنے گھر تشریف لے آئے ہیں اور آتے ہی پہلا کام جو آپ نے کرنا ہے وہ قربانی ہے۔گویا کہ عید کے دن کے علاوہ باقی تین دنوں میں بھی قربانی کرنا جائز اور مسنون ہے۔لیکن یقیناً پہلے دن قربانی دینا باقی دنوں سے افضل و فائق ہے۔قربانی کا جانور جو آپ نے خرید کیا ہے اس وقت آپ کے سامنے ہے تھوڑی دیر بعد آپ نے اسے ذبح کر دینا ہے۔اس کی روح اللہ کے پاس پہنچ جائے گی اور گوشت پوست آپ کے کھانے کھلانے کیلئے آپ کے پاس رہ جائے گا۔جانور خریدتے وقت یقیناً آپ نے اچھی طرح سے ہی دیکھ کر خریدا ہوگا۔تاہم درج ذیل امور کا خیال رکھنا اس سلسلہ میں نہایت ضروری اور لازمی ہیں۔

بعض لوگ اس معاملے میں بہت غفلت شعار واقع ہوئے ہیں۔آپ بھی ایک بار پھر ان کو ذہن نشین کر لیں

(۱) جانور کا دو دانتا (دوندا) ہونا ضروری ہے۔ہاں اگر دو دانت والا، اونٹ، گائے، بکرا وغیرہ مارکیٹ سے ملنا دشوار ہو تو پھر اس صورت میں چھترا، دنبہ وغیرہ کھیرا (جس نے ابھی دانت نہ نکالے ہوں) ذبح کرنا جائز ہے۔لیکن اس کیلئے بھی شرط یہ ہے کہ وہ اپنی ایک سال عمر پوری کر چکا ہو۔یہاں ایک بات اچھی طرح سمجھ لیں افضل قربانی دو دانتا جانور کی ہی ہے۔بامر مجبوری آپ کھیرا جانور بھی کر سکتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ جیسا اوپر بیان کیا جا چکا ہے باقی بعض حضرات جو کہتے ہیں کہ چھترا، دنبہ چھ یا سات ماہ کا بھی لگ جاتا ہے یہ کچی اور نامعقول باتیں ہیں۔

(۲) قربانی کیلئے جانور خریدتے وقت یہ بھی پیش نظر رہے کہ جانور دل کو لگنے اور آنکھ کو بھانے والا یعنی صحت مند، چاق و چوبند اور ان تمام عیوب سے کلیتاً پاک ہو جن کی نشاندہی آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے۔مثلاً کانا، بیمار، لنگڑا اور ایسا بوڑھا جانور جو نہایت لاغر ہو اس کے علاوہ خارش زدہ، تھن کٹا، جڑ سے اکھڑے ہوئے سینگ اور جڑ سے اکھڑے کان والا یا ان سے بڑے عیوب و نقائص کا حامل جانور قربانی کیلئے درست نہ ہوگا۔البتہ معمولی عیب جو واضح اور نمایاں نہ ہو اس کی معافی ہے۔ایک بات اور یاد رکھیں کہ جانور خصی ہو یا غیر خصی اس سے کوئی فرق

نہیں پڑتا دونوں قسم کے جانور قربانی کیلئے ذبح کرنا سنت مطہرہ سے ثابت ہے۔ماکول اللحم (کھانے والے گوشت) جانور کا خصی ہونا شریعت میں کوئی عیب نہیں۔خصی جانور غیر خصی جانور کی نسبت زیادہ تومند ہوتا ہے اور اس کا گوشت زیادہ قوت بخش،لذیذ اور خوشبودار ہوتا ہے۔

(۳) جناب محترم نے بڑی احتیاط اور دیکھ بھال کی ہر لحاظ سے جانچ کر جانور خرید کر قربانی کیلئے نامزد کر دیا ہے۔تو اب آپ اس کو تبدیل یا فروخت کرنے کے مجاز نہیں رہے۔دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ جانور خرید کر گھر لے آتے ہیں تو محترمہ یا بچوں کے کہنے سے کہ یہ فلاں کے جانور سے چھوٹا ہے یا آپ چھترا کیوں لائے ہمیں تو بکرے کا گوشت پسند ہے،صاحب چاروناچار جیب اجازت نہ بھی دے چپکے سے جانور کا کان پکڑتے ہیں اور فروخت کی غرض سے منڈی کا رخ کر لیتے ہیں۔

ایک صاحب کے طرز عمل کا میں نے خود مشاہدہ کیا ہے کہ اس نے قربانی کی نیت سے ایک بکرا پالا۔خوب خاطر تواضع کی ،ماشاءاللہ بکرا بھی دیکھنے کے لائق تھا۔بیوی نیت کی ہلکی تھی یا صاحب کی نیت میں خلل آیا تو اچھے بھلے جانور کو فروخت کر کے اس سے ہلکے درجے کا جانور قربانی کیلئے خرید لایا۔میاں بیوی دونوں اپنی چالاکی سے بہت خوش ہوئے کہ قربانی بھی ہوگئی اور کچھ رقم بھی ہاتھ آگئی نہیں میرے بھائی! یہ ناانصافی اور قربانی کیلئے حاصل کردہ جانور کی بھی توہین ہے۔

ہاں تبدیلی کی اجازت صرف اس صورت میں ہے جب اپنا خریدا ہوا پہلا جانور اب آپ کو ہلکا نظر آتا ہے آپ خلوص نیت سے چاہتے ہیں کہ میں اللہ کی راہ میں اس سے بہتر جانور قربان کروں تو اب آپ ایسا کریں ایک اور جانور لے لیں اس طرح دو ہو جائیں گے۔تو پھر آپ اسے فروخت کر کے مزید رقم ساتھ ملا کر جانور موٹا تازہ لے لیں۔(فروخت کرنے میں بھی احتیاط ملحوظ رہنی چاہیے کہ اس شخص کے ہاتھ بیچیں جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو)۔

## اگر جانور حاملہ ہو تو کیا کریں؟

میرے بھائی کبھی بھی آپ کو یہ مسئلہ پیش آسکتا ہے کہ خریدتے وقت علم نہ ہوسکا یا گھر میں جانور پالا ہے تو اس کی کسی ہم جنس سے جفتی ہوگئی تو وہ پیٹ سے (گابھن) ہے۔کیا کریں؟ اس معاملہ میں بھی آپ کو کسی قسم کی الجھن کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔کیونکہ شریعت محمدیہ ئیں کوئی عیب نہیں ہے۔حاملہ مادہ جانور کی قربانی مشروع ہے۔

ہاں آپ کو اس معاملہ میں اگر پریشان کرنے والی بات ہے تو یہ ہے کہ ذبح کے بعد حاملہ جانور کے جنین یعنی پیٹ سے نکلنے والے بچے کا کیا کریں۔ آپ کی اس مشکل کا حل بھی اپنی امت کیلئے آسان پیدا کرنے والے مشفق ومہربان نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "پیٹ میں موجود بچے کا ذبح اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے۔" (صحیح ابن حبان) یعنی: پیٹ کا بچہ مردہ یا زندہ دونوں صورتوں میں کھانا حلال ومباح ہے۔

ہاں اگر آپ کا دل اس بچہ کے گوشت کو کھانا نہ چاہے تو بھی یہ آپ ﷺ نے یہ کہہ کر اسے آپ کی مرضی پر چھوڑ دیا ہے کہ "اگر پسند کرو تو اس کو کھالو کیونکہ اس کا ذبح اس کی ماں کا ذبح کرنا ہے۔" (سنن ابوداؤد)

# شراکت کی قربانی

بعض ہمارے بھائی مالی مجبوریوں کی وجہ سے اکیلے قربانی کا جانور خریدنے کی سکت نہیں رکھتے۔ لیکن دل میں قربانی کرنے کا جذبہ موجزن ہوتا ہے۔ ان کیلئے سنت مطہرہ میں آسان راستہ ہے کہ اونٹ، گائے میں ایک سے زیادہ افراد کی حصہ داری ہے۔ اس میں بھی دیکھنے پرکھنے کی دو چار باتیں اہم ہیں۔

(۱) اس بات کا نہایت اچھی طرح خیال رکھیں کہ جس اونٹ یا گائے میں ہم حصہ داری کر رہے ہیں اس کے باقی تمام شراکت دار عقیدۂ توحید اور سنت رسول ﷺ کی پاسداری کرنے والے ہیں۔

(۲) یہ بھی اچھی طرح چھان بین کرلیں کہ باقی حصہ داروں کی نیت قربانی کی ہے۔ آج کل بعض حضرات لاعلمی کی وجہ سے قربانی میں احناف کی دیکھا دیکھی اونٹ یا گائے میں سات حصوں پر قیاس کر کے لگے ہاتھ عقیقہ کے بھی کچھ حصہ قربانی کے ساتھ ہی نیت کر لیتے ہیں تاکہ یہ بوجھ بھی اتر جائے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اونٹ یا گائے کا عقیقہ سنت رسول ﷺ سے ثابت ہی نہیں ہے۔ یہ عقیقہ کے جانور نہیں ہیں۔ چونکہ عقیقہ کا حکم خاص ہے جس کے بارے میں نبی ﷺ کا فرمان خاص یہ ہے کہ "ساتویں دن لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیلئے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے اسی دن بچے کا نام بھی رکھے اور اس کا سر منڈوادے۔" (بخاری شریف)۔ قربانی کے جانور میں سب کیلئے صرف قربانی کی ہی نیت ہونا ضروری ہے۔ عقیقہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہو سکتا۔

قربانی ذبح کرنے کا وقت اور قربانی کے ایام

فرمان رسول ﷺ ہے کہ "تشریق کے سب دنوں میں ذبح (کرنا درست) ہے۔" (صحیح ابن حبان)

عید کے دن کو یوم النحر اور باقی بعد کے تین دنوں کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ان میں پہلا دن قربانی کیلئے افضل ہے باقی مسنون ہیں۔قربانی رات کے وقت بھی کی جاسکتی ہے۔اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔قربانی کے جانور کے ذبح کرنے کا وقت نمازِ عید کے بعد چوتھے دن کے غروب آفتاب تک ہے۔اس دوران کسی بھی وقت اس سے عہدہ برآ ہوا جاسکتا ہے،تاہم دن کا وقت افضل ہے۔

## قربانی کا جانور ذبح کرنے کا مسنون طریقہ

قربانی سے متعلق مختلف نوع مسائل سے بات ہوتی ہوئی پھر وہیں آ گئی ہے کہ آپ نماز عید ادا کر کے خطبہ سن کر اپنے دوست احباب سے مل ملا کر اپنے گھر آ گئے اور قربانی کا جانور جسے آپ نے اپنے محترم نبی ﷺ کی سنت جان کر اپنے رب العالمین کی خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے قربان کرنا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔میرے بھائی ممکن ہے آپ نے بھی رواج کے مطابق قصاب کو بلایا ہو،لیکن بھائی شاید آپ کو معلوم ہوا گر نہیں تو اب جان لیں کہ اپنا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہت فضیلت رکھتا ہے۔اکثر آدمی بزعم خود بہت بہادر بنتے ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ عام حالات میں دلیر بھی ہوتے ہیں لیکن جب کوئی جانور ذبح کرنا ہو تو یہ کہہ کر جان بچانے کی کوشش کرتے ہیں اور شرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے تو کبھی مرغی بھی ذبح نہیں کی بھلا یہ جانور کیسے کریں۔اور اگر کبھی مجبوری سے ان کو چھری پکڑنی پڑ جائے تو ان کے دل کی دھڑکن تیز اور ہاتھوں کی کپکپاہٹ دیدنی ہوتی ہے۔

میرے بھائی آپ مرد ہو کر اتنے کمزور دل بنتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تو عورتیں بھی اپنا جانور خود ذبح کرتی رہی ہیں۔بخاری کی ایک روایت کے مطابق صحابی رسول ﷺ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی قربانیاں خود ذبح کریں اور ہمارے مکی و مدنی سرکار ﷺ بھی اپنا جانور خود ذبح کرتے تھے۔اگر آپ خود چھری جانور کی گردن پر چلانے کا حوصلہ نہیں رکھتے تو پھر کسی ایسے شخص سے جانور ذبح کروائیں جو ذبح کرنے کے آداب سے کماحقہ واقف ہو کیونکہ نبی مکرم ﷺ نے ”قربانی کے جانور کو عمدہ اور اچھے طریقے سے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔“ (مسلم شریف) اس ضمن میں چند باتیں سنت مطہرہ کی روشنی میں لکھی جاتی ہیں جن کا علم اس موقع پر ہونا ضروری ہے۔

(۱) جانور کو ذبح کرنے سے پہلے آلات ذبح یعنی چھری کو تیز رکھنا چاہیے۔

(۲) جانور کے سامنے چھری کو ہرگز تیز نہ کریں یہ گویا جانور کو دو دفعہ مارنا ہے۔

(۳) قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت بائیں کروٹ لٹائیں۔

(۴) جانور کے ہاتھ پاؤں باندھ لینا بہتر ہے یا دیگر حضرات سے تعاون لیں کہ وہ جانور کے ہاتھ پاؤں مضبوطی سے قابو کر کے رکھیں۔(قربانی کرنے میں دوسرے افراد سے مدد لینا بھی سنت رسول ﷺ سے ثابت ہے)۔

(۵) دائیں ہاتھ میں چھری، بائیں ہاتھ میں جانور کی سری (منہ) اور قدم جانور کے پہلو پر رکھتے ہوئے مسنون دعا پڑھ کر ہمت سے جلدی جلدی ذبح کرنا چاہیے۔ مختصر مگر جامع مسنون دعا یہ ہے (بسم اللہ و اللہ اکبر) دعا پڑھنے سے پہلے دل میں قربانی کی نیت ہونی چاہیے اور یہ بھی مشروع ہے کہ جس کی طرف سے قربانی ہو اس کا ذکر بھی دعا سے پہلے متصل ہی کرنا چاہیے۔

(۶) اس سارے عمل میں آپ کا بوقتِ ذبح قربانی کے قریب رہنا بھی ضروری ہے۔ کوشش کرو کہ چھری خود چلاؤ اگر نہیں تو ذبح کرنے والا آدمی صحیح العقیدہ مسلمان ہو اگر کوئی جاہل اور بے دین قصاب مل گیا، ایک تو آپ کی قربانی ضائع ہونے کا خطرہ اور دوسرا آپ کوئی نئی اٹکل پچو بدعات دیکھنے کو ملیں گی۔

میرے اپنے تجربے کی بات ہے کہ چند سال پہلے طے شدہ قصاب کے لیٹ ہو جانے کی وجہ سے ایک چلتا پھرتا قصاب مل گیا۔ اجرت طے ہوتے ہی اس نے بکرے کو پکڑا اور پانی کے نل کے پاس لے گیا اور چلو میں پانی لے کر بکرے کا ہاتھ منہ دھونا شروع کر دیا۔

پانی کا چلو بھر کے بکرے کے منہ میں کلی کے غرض سے ڈالنے لگا تو میں نے کہا بھئی! یہ کیا کر رہے ہو۔ کہنے لگا، جی! میں بکرے کو وضوء کرا رہا ہوں۔ میں نے حیران ہو کر پوچھا کیوں؟ کہنے لگا تکبیر ڈالنے سے پہلے وضوء کرانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ میں نے کہا بھلے مانس تمہیں یہ سبق کس نے دیا ہے کہ جانور ذبح کرنے سے پہلے اس کو وضوء بھی کرانا چاہیے۔ دلیل دیتے ہوئے کہنے لگا، حضرت امام حسینؓ سرکار نے بھی تو شہادت سے پہلے وضوء کر کے میدان کربلا میں دو رکعت پڑھ کر جان دی تھی۔ میں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اب وضوء کے بعد بکرے کو نماز پڑھانے کا ارادہ بھی رکھتے ہو۔ کہنے لگا آپ کو وضوء کرانا پسند نہیں آیا تو نہ سہی، آپ کی مرضی ویسے طریقہ یہی ہے۔ میں نے کہا رہنے دو اپنے طریقے کو، تم بس بکرے کو بائیں کروٹ، قبلہ رخ لٹا دو تا کہ میں ذبح کروں۔ میرے ہاتھ میں چھری دیکھ کر قصاب بہت متعجب ہوا۔ ہنس کر کہنے لگا ''مولوی صاحب! آپ خود چھری

پھیریں گے بکرے کو"۔ میں نے کہا! کیوں کیا میں چھری نہیں پھیر سکتا" مٹک کر کہنے لگا "اتنا دل گردہ ہے آپ میں"۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا تمہارا مطلب ہے کہ میں دل اور گردے کے بغیر زندہ ہوں۔ کیا تم صرف میرے چہرے پر داڑھی دیکھ کر تعجب کر رہے ہو۔ میں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور توفیق سے موقعہ آئے تو گھمسان کے اسلامی معرکوں میں گھسنے کی بھی نیت رکھتا ہوں۔ کہنے لگا "تو پھر مجھے کس مقصد کیلئے بلایا گیا ہے"۔ میں نے کہا صرف جانور کی کھال اتارنے اور اچھی طرح سے گوشت وغیرہ بنانے کیلئے"۔

قصاب صاحب نے بڑبڑاتے ہوئے بکرے کو لٹایا۔ میں نے دعا مسنون پڑھ کر چھری چلانی چاہی تو فوراً چونک کر بولا ٹھہریے، ٹھہریے! میں نے کہا اب کیا بات ہوگئی ہے۔ بولا، چھری چیک کر لیں۔ میں نے کہا، ہاں چھری خوب تیز کی ہوئی ہے کہنے لگا، میں تیز کا نہیں کہتا یہ دیکھ کر چھری کا پھل اور دستہ تین کیلوں سے بھی آپس میں جڑا ہوا ہے اگر آپ کی چھری میں تین کیل نہیں لگے تو میری چھری لے لیں۔ میں نے ڈانٹ کر کہا خاموش رہو کیوں جھوٹے، واہیات خود ساختہ ڈھکوسلے مجھے بتاتے ہو۔ وہ خاموش ہوا تو میں نے بکرے کے پہلو پر اپنا پاؤں رکھا، دائیں ہاتھ میں چھری اور بائیں ہاتھ سے بکرے کا سر پکڑا اور (اللھم تقبل منا بسم اللہ واللہ اکبر) پڑھ کر جانور ذبح کر دیا۔ آپ کا واسطہ اگر کبھی ایسے ہی جاہل اور نکمے قصاب سے پڑ جائے تو ضرور حوصلہ بڑا کر کے خود مسنون طریقہ سے جانور ذبح کرنا، ان شاء اللہ، اللہ مدد کرے گا اور افضل بھی یہی ہے۔

## قربانی ذبح کرنے کی اجرت

آپ نے مسنون طریقہ سے قربانی کو ذبح کر لیا ہے۔ قصاب صاحب نے احتیاط سے کھال اتار کر بڑے اچھے طریقہ سے گوشت بنا دیا ہے تو اب قصاب سے طے شدہ اجرت دینے کا وقت آ گیا ہے جو اس نے اپنی محنت و مشقت کے عوض میں لینی ہے۔ یہاں یاد رکھنے کی بات یہ ہے۔ کہ آپ قصاب کو قربانی کے جانور کی کوئی چیز بھی بطور اجرت نہیں دے سکتے، اس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ہاں قصاب کو طے شدہ پوری اجرت کے علاوہ اگر آپ اسے دوسرے لوگوں کی طرح تحفہ کے طور پر گوشت دینا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر دل میں یہ نیت رکھ کر قربانی سے کوئی چیز دیں کہ شاید اس طرح قصاب نرم ہو کر اپنی اجرت میں کمی کر دے، تو یہ دل کی بات بری بات ہے، اسی کو نیت کا کھوٹ کہتے ہیں، یہ مزدور کی مزدوری پر ڈاکہ ڈالنے والی بات ہے اس سے بہتر یہ

ہے کہ آپ اسے صرف مزدوری جو طے شدہ ہے پوری دیں اور قربانی میں سے کچھ بھی نہ دیں۔

## جانور کی کھال

بعض ہمارے بھائی بہت سیانے اور ہوشیار بنتے ہیں وہ چند روپے بچانے کے عوض اپنی قربانی کا اجر و ثواب خراب کر لیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی مار لیتے ہیں وہ اس طرح کہ قصاب سے اجرت میں بجائے رقم کے کھال کا دینا طے کر لیتے ہیں۔ بعض جگہ سنا گیا ہے کہ ائمہ مساجد یا مسجد کے خادمین کو سالانہ بونس کے طور پر کھالیں دینی طے کی ہوتی ہیں۔ یہ بات بھی ایک طرح اجرت کے ہی ضمن میں آتی ہے ایسا ہمارے دیہات میں اکثر ہوتا ہے اور یہ سب ناجائز طریقہ ہے۔ اب کھالیں لینے والے بھی خودرو پودوں کی طرح اگ آتے ہیں، ان دنوں میں آپ کے گھر کی نالی سے ذرا سا سرخ پانی بھی بہتا دیکھ لیں تو آپ کا دروازہ ضرور کھٹکھٹائیں گے وہ آپ سے کھال ہتھیانے کا ہر حربہ آزمائیں گے، آپ کو ان سے جانور کی کیا اپنی کھال بچانا بھی مشکل ہو جائے گی۔

اگر اس کے باوجود بھی آپ نے کھال دینے سے انکار کر دیا تو آپ کی مسلمانی ان کی نظر میں مشکوک ہو کر رہ جائے گی۔ آپ اپنے جانور اور خود اپنی کھال ایسے کھال کھینچ لوگوں سے بچا کر مستحق غرباء و مساکین تک خود پہنچائیں۔ بخاری و مسلم شریف کی روایت کے مطابق حضرت محمد ﷺ نے حضرت علیؓ کو ایسا ہی حکم دیا تھا۔ آپ کھال کو اگر خود اپنے استعمال میں لا کر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو شریعت میں اس کی اجازت ہے اگر نہیں تو کوشش کریں پہلے اپنے عزیز و اقارب میں دیکھیں اگر کوئی اس کا مستحق ہے تو ٹھیک، نہیں تو کسی دوسرے حق دار کو یا پھر دینی مدارس کے طلباء کو دے دیں جن کی اکثریت غرباء و یتامی پر مشتمل ہوتی ہے۔

## گوشت کی تقسیم

قربانی کے گوشت کی تقسیم کے متعلق یہ جو عام طور پر مشہور ہے کہ اسے تین برابر حصوں، ایک عزیز و اقارب، ایک غرباء اور ایک خود اپنے گھر والوں کیلئے رکھے۔ یہ تقسیم خود ساختہ ہے جسے بعض علمائے سلف نے صرف سہولت کے پیش نظر بتایا تھا ورنہ شریعت نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی۔ آپ حسب ضرورت جتنا چاہیں خود اپنے استعمال کیلئے رکھ سکتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے ایسا کرتے وقت غرباء، محتاجوں اور عزیز رشتہ داروں کو مت بھولیں، ان کو بھی اس بابرکت گوشت سے ضرور دیں، چاہے تھوڑا تھوڑا ہی دیں۔

## گوشت ذخیرہ کرنا

ہم بہت سے مراحل طے کر کے تقریباً آخر میں پہنچ گئے ہیں اور یہ کام یعنی ''ذخیرہ'' کرنا بہت اہم کام ہے۔اس معاملہ میں ہم کسی سے کچھ سیکھنے کے محتاج نہیں ہیں۔کیونکہ آج کل سائنس نے یہ کام بہت آسان کر دیا ہے۔آپ جتنا چاہیں حسب ضرورت قربانی کے گوشت کو ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں۔اس میں شریعت نے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگائی، پابندی کا حکم تنگی اور عسرت کے زمانہ میں تھا۔آسانی ہونے پر خود رسول اللہ ﷺ نے گوشت کو ذخیرہ کر کے رکھنے کی اجازت دی۔ بخاری شریف کی ایک روایت کے مطابق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ قربانی کا گوشت نمک لگا کر اور خشک کر کے ہم حسب ضرورت جمع کر لیا کرتے تھے اور ابن ماجہ شریف کی ایک روایت کے بموجب۔ام المومنین عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ''ہم رسول اللہ ﷺ کیلئے قربانی کے پائے علیحدہ رکھ لیتے تھے کیونکہ وہ ان کی قربانی کے پندرہ دن بعد تک کھاتے تھے''۔اب تو ماشاء اللہ ہی کوئی گھر ہو جس گھر میں فریج جیسی کارآمد، مفید چیز نہ ہو۔نمک لگا لگا کر رکھنے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ جب تک دل چاہے ذخیرہ کر کے رکھ سکتے ہیں ۔لیکن ''ذخیرہ'' کا یہ کام محتاجوں، غریبوں، عزیزوں کو گوشت سے محروم کرنے کا ذریعہ نہ بننے دیں۔

## غیر مسلم اور قربانی کا گوشت

بعض بھائی اس ذہنی مخمصہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ آیا غیر مسلموں کو قربانی کا گوشت دیں یا نہیں، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ قربانی ایک عبادت ہے ہم اس عبادت میں غیر مسلموں کو کیسے حصہ دار بنا سکتے ہیں۔میرے بھائی اسلام جو دوستی کا مذہب ہے۔وہ اپنے متبعین کے ذریعہ انسانیت کو جہاں تک بھی ممکن ہو سکے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرتا ہے دکھی انسانیت کے دکھ بانٹنا، تاکہ قربت کی راہیں آسان ہو کر یگانگت کے جذبات پیدا ہوں۔اس سلسلہ میں حکم الٰہی عام ہے۔غریب محتاج خواہ کسی مذہب کا ہو وہ قربانی کے گوشت کا حق دار ہے۔اس لئے گھر، گلی محلہ کے خاکروب یا غیر مسلم غرباء و مساکین، سوالی کو گوشت دینے میں کسی بھی قسم کی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کرنا درست نہیں ہے اور نہ ہی ان کو یہ تحفہ دیتے وقت گھٹیا درجہ کا چن چن کر دینا چاہیے بلکہ اس کے برعکس ان کو اچھا گوشت دینا چاہیے اور دیتے وقت چہرے پر ناگواری کے اثرات نہیں ہونے چاہئیں بلکہ کمال اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔اس سے ان کے دل کے اندر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو منفی جذبات ہیں انہیں مٹانے اور ان میں تخفیف میں مدد ملے گی۔

## یاد رکھنے کی آخری بات

آخری بات جو خاص طور پر ذہن نشین کرنے والی ہے وہ بہت اہم ہے وہ ہے "نیت" چونکہ نیک وبد اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے۔ اس لئے نیت کا اچھا ہونا نہایت ضروری ہے۔ یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کے ہاں ہماری قربانیوں کا گوشت پوست اور نہ ہی خون وغیرہ پذیرائی پاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے میزان میں کچھ حقیقت ہے تو صرف ہمارے "تقویٰ" کی ہے۔

مکی ومدنی سرکار جناب حضرت محمد ﷺ کا فرمان مبارک حضرت ابن عباسؓ نقل کرتے ہیں کہ "سب سے زیادہ وہ روپیہ پیسہ اللہ کو محبوب ہے جو کہ رضا الٰہی کیلئے قربانی کے جانور پر خرچ کیا جائے۔ اتنا ثواب ان دنوں کسی اور نیک کام پر خرچ کرنے سے نہیں ملتا (جتنا قربانی پر خرچ کرنے سے ملتا ہے)۔ (دار قطنی۔ بیہقی)۔

اس لئے قربانی کیلئے اپنا حلال طریقہ سے کمایا ہوا سرمایا، قیمتی وقت، محنت ومشقت کے باوجود صرف اطاعت الٰہی، حصولِ رضائے رب العالمین ہی پیش نظر ہو اور ریا کاری، دکھاوا، شیخی وغیرہ نام کو بھی نہ چاہیے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی بجائے اللہ کی ناراضگی مقدر بن جائے گی"۔ یاد رکھیں اللہ رب العزت کو خوشنودی اور اطاعتِ رسولؐ ہی مسلمان کا اصل سرمایا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اور اپنے پیغمبر ﷺ کی اطاعت گزاری کی توفیق ارزانی سے نوازے تاکہ ہم دنیا کے سامنے ایک موحد مسلمان کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے انہیں اسلام کے اصلی خدوخال دکھا سکیں۔ (آمین یارب العالمین)

## جامع مسجد اہل حدیث فتح پور (گجرات) میں دوسری سالانہ کانفرنس

جامع مسجد اہل حدیث فتح پور (گجرات) میں دوسری سالانہ کانفرنس مورخہ 26 اکتوبر بروز اتوار زیر صدارت رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر منعقد ہوئی۔ جس کی نگرانی سید ثناء اللہ شاہ مہتمم جامعہ سردار للبنات رانیوال سیداں نے کی۔ کانفرنس سے مولانا سید سبطین شاہ نقوی، صاحبزادہ حافظ عبدالرحمٰن شیخوپوری اور مولانا سید الطاف الرحمٰن شاہ نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں جہلم سے نمائندگی جناب محمود مرزا جہلمی نے کی۔

## مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں حج سیمینار

مورخہ 9 دسمبر بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز مغرب مرکزی جامع مسجد چوک اہل حدیث میں حجاج کرام کی تربیت کیلئے حج سیمینار ہوا جس میں مدیر الجامعہ حافظ احمد حقیق صاحب نے فضائل ومسائل حج بیان کئے۔ اس کے بعد مولانا احمد علی صاحب (فاضل ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ) نے حج کا طریقہ بیان کیا۔